13475 ـ عيدين كے درميان شادى كے متعلق خرافات اور اس ميں شرعى محذور

سوال

ميرا سوال ہے كہ ايشا كے لوگوں كا اعتقاد ہے كہ عيد الفطر اور عيد الاضحى كے مابين شادى كرنا صحيح نہيں، كيونكہ اگر اس مدت ميں شادى ہو جائے تو خاوند اور بيوى ميں سے ايك كو موت آ جائيگى، ميں يہ معلوم كرنا چاہتى ہوں آيا يہ نظريہ اسلام كے مطابق صحيح ہے يا نہيں ؟
اسى طرح آپ نے ايك جواب ميں يہ ذكر كيا ہے كہ پندرہ شعبان كو نماز اور روزے كے ليے مخصوص كرنا جائز نہيں، اگر كوئى شخص مستقل طور پر اپنى عادت كے مطابق عبادت كرتا رہے تو ثواب زيادہ ہو گا.
جہاں ميں رہائش پذير ہوں وہاں كے اكثر لوگ اس دن روزہ ركھتے اور نماز ادا كرتے ہيں ان كا كہنا ہے كہ اس كا بہت زيادہ اجروثواب حديث ميں بيان ہوا ہے، جب ميں نے آپ كا يہ جواب انہيں بتايا تو ان كا كہنا تھا اس كى فضيلت تو حديث شريف ميں پائى جاتى ہے، كيا يہ صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

پہلا سوال دو شقوں پر مشتمل ہے:

پہلى شق كا جواب:

سوال ميں مذكورہ اعتقاد صحيح نہيں، بلكہ يہ بدعات و گمراہى ميں شامل ہوتى ہے جس كى شريعت ميں كوئى اصل اور دليل نہيں ملتى، اور نہ ہى كتاب و سنت اس پر دلالت كرتى ہے.

دوسرى شق كا جواب:

يہ اعتقاد كئى اعتبار سے شريعت اسلاميہ كے مخالف ہے:

اول:

اس مدت ميں موت كا اعتقاد ركھنا جائز نہيں، كيونكہ موت و حيات تو اللہ سبحانہ و تعالى كے ہاتھ ميں ہے، اور انسان كى موت كا وقت ان امور ميں شامل ہوتا ہے جس كا اللہ تعالى نے علم صرف اپنے پاس ركھا ہے مخلوق ميں سے كوئى بھى اس كى موت كے وقت كا علم نہيں ركھتا.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اس معاملہ پر مخلوق میں سے کسی کو بھی مطلع نہیں کیا، اسی لیے حدیث جبریل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانچ اشیاء ایسی ہیں جن کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں "

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ لقمان34

بے شك قیامت کا علم اللہ تعالی کے پاس ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرےگا، اللہ تعالی ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے لقمان (34).

صحیح بخاری حدیث نمبر (48) صحیح مسلم حدیث نمبر (10).

اس لیے یہ دعوی کرنا کہ اس مدت کے دوران شادی کرنا موت کا باعث ہے یہ علم غیب کا دعوی ہے اور جو کوئی بھی علم غیب کا دعوی کرے وہ کذاب اور جھوٹا ہے، اسی لیے جو علم غیب کا دعوی کرے وہ شیطانوں کا سردار ہے.

دوم:

اس میں ایمان پر جرح و قدح ہے، کیونکہ اس میں قضاء و قدر پر ایمان نہ رکھنا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی کو یہ تعلیم دی کہ:

" یہ علم میں رکھو کہ اگر ساری امت تجھے نفع دینے پر اکٹھی ہو جائے تو تجھے صرف اتنا اور وہی نفع دے سکتی ہے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ رکھا ہے، اور اگر ساری امت اکٹھی ہو کر تجھے کوئی نقصان دینے کی کوشش کرے تو وہی نقصان دے سکتی ہے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھا لی گئیں ہیں اور صحیفہ خشك ہو چکے ہیں "

سنن ترمذی باب صفة القيامة (2440) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2043) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ايك حديث ميں ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے آسمان و زمين پيدا كرنے سے پچاس ہزار برس قبل مخلوق كى تقدير لكھ دى تھى .... "

صحيح مسلم كتاب القدر حديث نمبر (4797).

سوم:

اس سے تو توحيد اور اس كے كمال ميں جرح و قدح ہے، كيونكہ اس ميں بدشگونى اور بدفالى ہے، اور حديث ميں وارد ہے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نہ تو كوئى متعدى بيمارى ہے اور نہ ہى بدشگونى و بدفالى اور نہ ہى ميت كى ہڈياں پرندہ بنتى ہيں، اور نہ ہى صفر حرمت والا مہينہ ہے "

صحيح بخارى كتاب الطب حديث نمبر (5316).

التطير: بد فالى اور بدشگونى كو كہتے ہيں.

اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بدشگونى اور بدفالى شرك ميں سے ہے "

سنن ترمذى كتاب السير حديث نمبر (1539) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى حديث نمبر (1314) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ علم ميں ركھيں كہ بدشگونى و بدفالى توحيد كے منافى ہے اور اس كى دو وجہيں ہيں:

اول:

بدشگونى كرنے والا اللہ پر توكل ترك كر كے كسى دوسرے پر اعتماد كرتا ہے.

دوسرى:

اس نے ايسے معاملہ كے ساتھ تعلق قائم كيا ہے جس كى كوئى حقيقت ہى نہيں، بتائيں كہ اس معاملے اور جو اس سے حاصل ہو گا اس ميں كونسا رابطہ ہے، بلاشك يہ توحيد ميں مخل ہوتا ہے، كيونكہ توحيد عبادت و استعانت ہے.

الله سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں الفاتحۃ (4).

اور ارشاد باری تعالی ہے:

اسی کی عبادت کرو اور اس پر توکل کرو ھود (123).

اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شوال میں شادی کی اور شوال میں ہی رخصتی کی، اور وہ سب بیویوں سے زیادہ نصیبے والی تھیں "

عرب لوگ اس ماہ میں شادی کرنے بدشگونی سمجھتے تھے ان کا کہنا تھا کہ اگر شوال میں شادی کی جائے تو وہ شادی کامیاب نہیں ہوتی، حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ....

بدشگونی کرنے والا شخص دو حالتوں سے خالی نہیں رہتا:

اول:

وہ اس بدشگونی کو تسلیم کرتے ہوئے کام ترک کر دے، یہ سب سے بڑی بدشگونی اور بدفالی ہے.

دوسری:

وہ کام تو کر گزرے لیکن اس کو پریشانی اور قلق رہے اور غم و ہم کی بنا پر اسے اس بدشگونی کی تاثیر کا خدشہ ہو، یہ پہلی سے کم درجہ کی ہے، لیکن دونوں معاملے ہی توحید کے لیے ناقض اور ضرر و نقصاندہ ہیں " اھ

دیکھیں: القول المفید ابن عثیمین (2 / 77 - 78).

عملی واقع کےاعتبار سے ہم اس خرافت کی سنت نبویہ میں تکذیب پاتے ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے محبوب ترین بیوی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی بھی دونوں عیدوں کے درمیان کی اور پھر رخصتی بھی عیدین کے درمیان ہوئی، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سب لوگوں سے زیادہ نصیبے والی تھیں، بلکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس جاہلی گمان کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی شوال میں کی اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی، تو رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیك میرے علاوہ کونسی عورت زیادہ نصیبے والی تھی "

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مستحب سمجھتی تھیں کہ عورتوں کی رخصتی شوال میں ہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1423).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں::

" اس حدیث میں ماہ شوال میں شادی کرنے اور شادی کروانے اور رخصتی کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، اور ہمارے اصحاب نے اس کا استحباب بیان کیا اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کلام سے دور جاہلیت کی عادت کا رد کیا ہے، آج عوام کے ہاں ماہ شوال میں شادی مکروہ اور ناپسند سمجھنے کا خیال اور وہم پایا جاتا ہے یہ باطل ہے اس کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ جاہلیت کے آثار میں سے ہے، وہ اس سے بدشگونی لیتے تھے کہ شوال کا معنی رکنا ہے.. " اھـ

دیکھیں: شرح صحیح مسلم للنووی (9 / 209).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا شوال میں عورت کی شادی یا رخصتی مستحب قرار دیتی اور فرمایا کرتی تھیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی شوال میں کی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرے علاوہ اور کونسی عورت زیادہ نصیبے والی تھی "

حالانکہ لوگ شوال میں شادی کرنے کو بدشگونی قرار دیتے تھے، جن مومنوں کا اللہ پر توکل ہے اور وہ اولی العزم اور قوت کے مالك ہیں ان کا فعل یہی ہے، اور ان کا دل اپنے رب پر مطمئن ہے اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں، ان کو علم ہے کہ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے، اور جو اللہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا.

اور انہیں وہی پہنچے گا جو اللہ تعالی نے ان کے لیے لکھ دیا ہے، اور انہیں وہی مصیبت آئیگی جو ان کی پیدائش سے بھی پہلے لکھ دی گئی ہے، اور انہیں علم ہے کہ جو اللہ نے لکھ دیا ہے اور مقدر کر دیا ہے وہ اس کو پہنچ کر رہینگے.

اور ان کا بدشگونی اختیار کرنا قضاء و قدر کو ان سے ہٹا نہیں سکتا، بلکہ ہو سکتا ہے کہ ان کی یہ بدشگونی سب

سے بڑا سبب ہو جو ان پر قضاء و قدر جاری ہے تو وہ اپنے خلاف اس کی معاونت کرتے ہوں.

اور ان کے نفس ہی مکروہ اور مصیبت کا باعث ہوں، تو ان کی بدشگونی ان کے ساتھ ہے، لیکن اللہ پر توکل کرنے والے اور اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے والے جو اسے جانتے ہیں اور اس کے احکام کا بھی علم رکھتے ہیں ان کے نفس اس سے اشرف ہیں، اور ان کی ہمتیں اعلی اور ان کا اللہ پر بھروسہ بھی اعلی ہے، ان کا اللہ کے ساتھ حسن ظن ان کے لیے تیاری و قوت اور بدشگونی سے ڈھال ہے جس سے لوگ بدشگونی اور بدفالی لیتے ہیں، انہیں علم ہے کہ کوئی بدشگونی نہیں، اور خیر تو صرف اللہ کی خیر ہی ہے، اور اس کے علاوہ کوئی اور الہ نہیں، خبر دار اسی کے لیے خلق بھی اور امر بھی اسی کا ہے، رب العالمین بابرکت ہے.

دیکھیں: مفتاح دار السعادۃ (2 / 261).

دوسرے سوال کے متعلق عرض یہ ہے کہ:

آپ نصف شعبان کی رات کا جشن منانے کے حکم کے متعلق جواب معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .